رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یومِ تبلیغ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد	۶ر فتح ۱۳۲۶ھ ش	۲۲ر محرم الحرام ۱۳۶۷ھ	۶ر دسمبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۶۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۵ر فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۲½ بجے دوپہر کی اطلاع ظہر پر کہ حضور کی طبیعت سرا اور گلے میں درد اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود علالت طبع کے حضور نے خطبہ جمعہ خود ارشاد فرمایا۔ اور مختلف اہم امور کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

شدید ترین جنگ کے بعد آزاد فوجوں نے اکھنور فتح کر لیا

حکومت مشرقی پنجاب کا دارالحکومت

جالندھر ۵ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے اپنا دارالحکومت روپڑ ضلع انبالہ میں بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ شہر انبالہ سے ۵۸ میل دور ہے۔ او۔پ

کراچی ۵ر دسمبر۔ سندھ کی حکومت نے آج اعلان کیا کہ غیر مسلم ملازمین کو پبلک فنڈ سے کسی قسم کا قرض نہیں دیا جائے گا اور نہ پنشن دی جائے گی۔ او۔پ

ہندوستانی فوج کو شدید جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا

نوشہرہ میں ہندوستانی فوجی دستہ محصور ہو چکا ہے

تارخیل ۵ر دسمبر۔ آزاد کشمیر حکومت کا ایک اعلان منظر ہے۔ کہ اکھنور جو ریاست کشمیر کے سرمائی دارالحکومت جموں کا آخری دروازہ اور ریاست جموں کا نہایت اہم شہر ہے آج شدید ترین جنگ کے بعد فتح کر لیا گیا۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ ابتدا میں ہندوستانی اور ڈوگرا فوج نہایت ثابت قدمی اور بہادری سے لڑتی رہی۔ جس کی وجہ سے اسے شدید جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ مجاہدین کی شدید ترین یلغار کی تاب نہ لا کر آخر اسے بھاگنا پڑا۔ اور بہت سا اسلحہ اور سامان وہیں رہ گیا۔ جاتے ہوئے انہوں نے شہر کے بہت سے حصہ کو نذر آتش کر دیا۔

ہمارے ہراول دستوں نے دریائے چناب کو عبور کر لیا ہے۔ اور بھاگتے ہوئے دشمن کا نہایت تیز رفتاری سے تعاقب کر رہے ہیں۔ نوشہرہ میں آخری ہندوستانی فوجی دستہ محصور ہو چکا ہے۔ اور اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہتھیار ڈال دے۔ یا آزاد فوجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے وہیں ڈھیر ہو جائے۔ دوسرے محاذوں پر بھی دشمن خوفزدہ ہو کر بھاگنے کی راہ تلاش کر رہا ہے۔ مجاہدین کی فاتحانہ پیش قدمی اگر اسی طرح جاری رہی۔ تو وہ دن دور نہیں جب وادیٔ کشمیر اللہ اکبر کی صداؤں سے گونج اٹھے گی۔ ۵۔پ

کشمیر اور ہندوستان کو جلد ملانے کی کوشش

جموں ۵ر دسمبر۔ ہندوستان اور کشمیر کے انجینیروں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں کشمیر اور ہندوستان کو ملانے والی سڑک کے متعلق غور و خوض ہوا۔ کہ کس طرح اسے جلد تر سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

کراچی ۵ر دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے کراچی میں اسلحہ لے کر چلنے کی ممانعت کر دی ہے آج چھرا گھونپنے کی ایک واردات ہو گئی تھی جس کے نتیجہ میں ایک آدمی زخمی ہو گیا۔ او۔پ

پاکستان کا مستقبل

حضرت امام جماعت احمدیہ کا دوسرا لیکچر

لاہور ۵ر دسمبر۔ "پاکستان کا مستقبل" کے موضوع پر مفکر احمدیت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ لاء کالج کے ہال میں اپنی دوسری تقریر فرمائیں گے۔ جو ۷ر دسمبر کو ۶½ بجے شام ہوگی۔ جلسہ کی صدارت ملک فیروز خان نون فرمائیں گے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو گیٹ پر بغیر کسی معاوضہ کے مل سکے گا۔ (او۔پی)

لنڈن ۴ر دسمبر۔ آج انگلستان کی پارلیمنٹ کے دارالعوام میں ہربرٹ مورین لیڈر آف ہاؤس نے اعلان کیا کہ مسئلہ فلسطین پر اگلے ہفتہ جمعرات اور جمعہ کو بحث ہوگی (رائٹر)

افغانستان کو ہندوستان کے ساتھ ملانے کی سازش

مہاراجہ پٹیالہ کا خاص نمائندہ کابل کو

لاہور ۵ر دسمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ کا خاص ایلچی کرنل حمید حسین جنہیں مہاراجہ کا بہت اعتماد حاصل ہے۔ آج بذریعہ ہوائی جہاز کسی اہم مقصد کے لئے پٹیالہ سے کابل جا رہے تھے۔ کہ غیر متوقع طور پر پشاور اتر پڑے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب آپ نے آگے جانے کا پروگرام ترک کر دیا ہے۔

کرنل حمید حسین کے پاس شاہ افغانستان کے لئے بہت سے قیمتی تحائف اور کچھ اسلحہ بھی ہے۔ جو مہاراجہ پٹیالہ نے ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ خیال ہے کہ کرنل حمید شاہ افغانستان کو انڈین یونین کی حمایت پر آمادہ کرنے کے لئے کابل جا رہے تھے۔ (او۔پی)

آزاد فوج کے پاس ہم سے ہزار گنا زیادہ سامان ہے

وزیر مالیات کا بیان

جموں ۵ر دسمبر۔ لیفٹیننٹ کرنل بلدیو سنگھ مہتانیا نے جو ریاست کے وزیر مالیات ہیں اور کوٹلی میں محصور ریاستی فوج کے کمانڈر رہے ایک بیان میں ہندوستانی ہوا بازوں کی تعریف کی۔ کہ ہم کبھی ان کا احسان نہیں بھول سکتے۔ کیونکہ انہوں نے ہمیں دشمن کے آہنی پنجہ سے چھڑایا ورنہ ہم نے سامان حرب میں ہزار گنا زیادہ تھا۔ اور قریب تھا۔ کہ ہمیں ختم کر دیتے ۔ او۔پ

عربوں کی تحریک کو دبانے کے لئے زبردست طاقت کا استعمال

فوج اور پولیس کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم

بیت المقدس ۵ر دسمبر۔ آج رات عربوں نے بیت المقدس کی حدود میں ایک یہودی کو مار دیا۔ پولیس نے عرب قیدیوں پر گولی چلا دی۔ جو حفیظ میں جیل سے نکل بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ انگریزی فوجوں نے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا ہے۔ تاکہ عربوں کی تحریک کو دبا دیا جا سکے۔ تمام سپاہیوں کو جو چھٹی پر تھے واپس بلا لیا گیا ہے۔ نیز فوج اور پولیس کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ (رائٹر)

Digitized by Khilafat Library.

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۴ سکیم روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ضرورت ہے کہ مسلمان اپنے اندر ایک زبردست انقلاب پیدا کریں۔ مسٹر ممتاز دولتانہ

مختصر خبریں

— جموں ۴ دسمبر۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو پریذیڈنٹ نیشنل کانفرنس آف انڈیا دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے۔ اور آتے ہی انہوں نے شیخ عبداللہ سے گفتگو کی۔ ا۔پ

— لائل پور ۵ دسمبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ چوہدری عبدالرحمن میکاں اور چوہدری تاج محمد آف سالٹ رینج ٹریڈ یونین کمپنی بھوال ضلع جہلم نے ہر ماہ کم از کم ۵۰۰ روپیہ قائد اعظم ریلیف فنڈ میں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور پہلی قسط فوراً میں دی گئی ہے۔

— لائل پور ۵ دسمبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ وزیر اعظم مغربی پنجاب ۹ دسمبر کو قصبہ پتوکی ضلع لاہور میں دو بجے دوپہر ایک عام جلسہ میں تقریر کریں گے۔

— حیدر آباد ۴ دسمبر۔ حیدر آباد کی عارضی حکومت کے وزیر اعظم نے آج ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے حضور نظام پر قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کی آپ نے کہا کہ ہم قادر مطلق کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے ہمارے محبوب بادشاہ کو بچا لیا ا۔پ

— کوہاٹ ۶ دسمبر۔ ڈسٹرکٹ پولیس نے آج پانچ کانگرسی کارکن گرفتار کئے۔ جو حکومت کے غدار تھے۔ اور بے گناہ لوگوں کو لوٹ مار اور قتل و غارت کی ترغیب دلا رہے تھے۔ ا۔پ

— لکھنؤ ۴ دسمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد مسلمانان ہند کی ایک کانفرنس ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو لکھنؤ میں منعقد کر رہے ہیں۔ کانفرنس کی مجلس استقبالیہ نے بہت سی جماعتوں سے نمائندے بھیجنے کی اپیل کی ہے ا۔پ

سندھ میں ہوابازی کی ٹریننگ

کراچی ۵ دسمبر۔ سندھ ایکاڈمی نے جس کا اجرا پچھلے ماہ ہوا تھا بارہ ہوائی جہاز حاصل کر لئے ہیں۔ جن میں سے نوجوانوں کو ہوابازی کی ٹریننگ دی جائے گی۔ حکومت سندھ نے ہوابازی کی اعلیٰ ٹریننگ کے لئے کچھ وظائف مقرر کئے ہیں۔ جو یہاں سے فارغ ہونے کے بعد اعلیٰ ٹریننگ کے لئے دیئے جائیں گے۔ ا۔پ

ہندوستان یونین اور آزاد کشمیر گورنمنٹ میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش

مشکلات کافی ہیں تاہم حالات امید افزا ہیں

"سٹیٹسمین" کے نامہ نگار کے تاثرات

لاہور ۵ دسمبر۔ اخبار سٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان کی مغربی پنجاب اور سرحد کے وزیر اعظم سے ملاقات اصل میں دہلی کانفرنس کا نتیجہ ہے جس میں مسٹر لیاقت علی خان نے پنڈت نہرو سے گفتگو کی اور آثار سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حالات امید افزا ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے دونوں صوبوں کے وزراء اعلیٰ سے آخر یہ یوں کو اپنی سرحد سے کشمیر جانے سے روکنے کو کہا ہے۔ وہاں پر آزاد کشمیر حکومت کے لیڈر ہیں۔ ان تینوں وزیروں سے ملے۔ اور ان کو اس فیصلہ سے مطلع کیا۔ کہ پاکستان قبائلی لوگوں کو اس سرحد میں سے کشمیر میں داخل ہونے نہیں دے گا۔ آزاد کشمیر حکومت کے سرداروں نے ان وزراء کو کشمیر کی پوری حالت سے آگاہ کیا۔ اور ان مظالم کی شکایت کی۔ جو ریاستی فوج اور ہتھیار بند پناہ گزینوں نے جموں کے مسلمانوں پر ڈھائے۔ انہوں نے دہلی کانفرنس کی روئداد سے مطلع ہونے پر لڑائی کو ہر صورت میں اس وقت تک جاری رکھنے کے مصمم ارادہ کا اظہار کیا۔ جب تک کہ کشمیر میں ایک ذمہ دار حکومت قائم نہ ہو جائے

وہ استصواب رائے کے حق میں نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں پاکستان ہندوستان یونین ریاست کے شامل ہو جانے پر معاملہ ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اصل میں تو ذمہ دار حکومت کا قیام مشکلات کا حل ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تینوں وزراء نے آزاد کشمیری سرداروں پر زور دیا ہے۔ کہ وہ لڑائی کو چھوڑ کر استصواب رائے منظور کر لیں۔

بخشی غلام محمد نے جو جموں کے انتظام حکومت کا انچارج ہے دہلی میں کشمیر کے متعلق ایک بیان دیا تھا۔ جس میں اس امر کا اعلان کیا کہ طاقت کے ذریعہ معاملات کو سلجھایا جائے گا۔ اور استصواب رائے کا خیال اب ترک کر دیا گیا ہے۔ اس بیان نے سیاسی حلقوں میں بہت الجھن پیدا کر دی ہے۔ کیونکہ ایک ذمہ دار شخص کی طرف سے ایسا اعلان لاہور میں ہونے والی کانفرنس کی کامیابی کو مشکوک بنا دیتا ہے۔ اور اس سے پاکستان کی مشکلات بڑھ جاتی ہیں۔ جو ہندوستان اور آزاد کشمیر حکومت میں سمجھوتہ کرانے کے لئے آگے آیا ہے۔ بہر حال دونوں ڈومینین کشمیر میں کشت و خون کو ختم کرنا چاہتی ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے (سٹیٹسمین)

پاکستان میں بزدل اور کمزور لوگوں کا گزارہ نہیں

مسٹر ممتاز دولتانہ کی تقریر

لاہور ۵ دسمبر۔ حکومت مغربی پنجاب کے وزیر مال مسٹر ممتاز دولتانہ نے کل نارووال تحصیل کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب وقت آ گیا ہے جبکہ مسلمانوں میں ہر لحاظ سے ایک انقلابی رجحان کی ضرورت ہے۔ کیونکہ پاکستان میں بزدل اور کمزور لوگوں کا گزارہ نہیں آپ نے مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں نے مدتوں قیام پاکستان کے لئے جدوجہد کی۔ لیکن بدقسمتی سے ۱۵ اگست کے بعد وہی ہندو اور سکھوں کے مظالم کا شکار ہو گئے۔ ان کی کوششیں اور مصائب اسلامی دنیا کے لئے ہمیشہ کے لئے یادگار رہیں گے۔

آپ نے آخر میں حکومت مغربی پنجاب کے اس اقدام کی طرف توجہ دلائی۔ جو عام ہندوؤں کو دور کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ آپ نے حکومت کے فیصلہ کے مطابق ہر جگہ سرکاری ریسٹ ہاؤس میں قیام کیا۔ اور صرف کار خان مسلم لیگ کی پیشکردہ خاطر تواضع کو ملحوظ خاطر رکھا۔ ا۔پ

کپڑے کا کنٹرول ہٹایا نہیں جائیگا

دہلی ۵ دسمبر۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کی کوشش یہی ہے کہ وہ اشیاء پر سے جلد سے جلد کنٹرول کو ہٹا لے۔ مگر ابھی حکومت کو بعض دقتیں درپیش ہیں۔ جن کی وجہ سے کپڑے اور دوا سے کنٹرول اٹھایا نہیں جا سکتا۔ ا۔پ

سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ

لاہور ۵ دسمبر۔ راجہ غضنفر علی خان نے آج سرکاری ملازمین کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو آپ لوگوں کی ضروریات کا پورا پورا احساس ہے۔ اور ہماری کوشش یہ ہے کہ جب بھی مالی مشکلات دور ہوں۔ آپ لوگوں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ ا۔پ

تمام اسلامی ممالک کی کانفرنس بلائی جائے

لاہور ۵ دسمبر۔ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان نے آج ایک گفتگو کے دوران میں یہ مشورہ دیا۔ کہ فوری طور پر تمام اسلامی ممالک کی ایک مجلس بلائی جانی چاہیئے۔ جو کشمیر اور فلسطین کے معاملات پر غور و خوض کر کے اہم قدم اٹھائے۔ آپ آج پشاور روانہ ہو گئے ا۔پ

پاکستان کی سرحد پر حملہ

سیالکوٹ ۵ دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۲ دسمبر کو جموں کے غیر مسلموں کا ایک گروہ فوجی دستہ کے ہمراہ پانکوٹ کے ایک گاؤں نندپور پر حملہ آور ہوا۔ لیکن پاکستان کی پولیس نے اسے بہت جلد پیچھے ہٹا دیا۔ نقصان کی کوئی اطلاع نہیں۔ ا۔پ

مظالم کشمیر کے متعلق ایک کتاب کی تیاری

لاہور ۵ دسمبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے آفس آف پبلسٹی بیورو نے کشمیر کے متعلق ایک کتاب شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں تفصیل کے ساتھ ان مظالم کا ذکر کیا جائے گا جو ریاست کشمیر یا افراج ہند نے مظلوم کشمیریوں پر ڈھائے ہیں۔ اس سلسلے میں سیکرٹری مشاورت نے درخواست کی ہے۔ کہ جن کسی کے پاس ایسی معلومات تحریریں یا تصویریں ہوں یہ چیزیں میڈیکل ہاسپٹل لاہور کے پتہ پر ارسال کر دیں ا۔پ

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور ۷ دسمبر ۱۹۴۷ء

جبری اغوا کردہ مسلمان عورتیں

آجکل مسلمان اخبارات میں اُن عورتوں کے متعلق بحث کی جارہی ہے۔ جنہیں مشرقی پنجاب میں سکھوں اور ہندوؤں نے جبراً اغوا کر لیا۔ اور جو کچھ مدت وہاں رہنے کے بعد موقعہ پاکر خود بھاگ کر اِدھر آگئیں ہیں۔ یا جنہیں حکومت کی کوششوں سے آزاد کروا کے اِدھر لایا گیا ہے۔ یہ بات عام طور پر مشہور پا رہی ہے۔ کہ ایسی عورتوں کے خاوند یا رشتہ دار انہیں اپنے گھر رکھنے سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ مسلمان اخبارات خصوصاً "نوائے وقت" اور "احسان" اِس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ ان عورتوں کا کوئی قصور نہیں۔ اور اُن کے رشتہ داروں کو اُنہیں عزت سے اپنے گھر میں بسانا چاہیئے۔ بدقسمتی سے اِس سلسلہ میں "نوائے وقت" سے غلطی ہوگئی۔ اور یہ اہم مسئلہ دوسری اُلجھنوں میں پڑ گیا۔ مگر شکر ہے۔ کہ "نوائے وقت" نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا۔ اور بات آئی گئی ہوگئی۔ اور ایسا ہی چاہیئے تھا۔ غلطی ہر ایک سے ہو جاتی ہے۔ اور عقل کا تقاضا ہے کہ غلطی کا اعتراف کر کے بات کو ختم کر دیا جائے۔ اور دوسری طرف دانشمندی کا یہ تقاضا ہے۔ کہ جب ایک غلطی کرنے والا غلطی کو تسلیم کر لیتا ہے۔ تو اُس بات کو ختم شدہ سمجھا جائے۔ مسلمان اخباروں نے اس موقع پر یہی دانشمندانہ رویہ اختیار کیا ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔

بہرحال اغوا شدہ عورتوں کا مسئلہ اس وقت ایک قومی سوال بن گیا ہے۔ کیونکہ اغوا شدہ عورتیں دو چار نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارے علم کے مطابق دس ہزار سے بیس ہزار تک عورت ہے۔ جسے اغوا کر لیا گیا ہے۔ خصوصاً جو پیدل قافلے چلے ہیں۔ اُن میں سے بہت زیادہ عورتیں اغوا کی گئیں ہیں۔ اور بوجہ اس کے کہ ایک ایک قافلہ مہینہ مہینہ بھر سڑک پر رہتا تھا۔ اور بعض دفعہ چار چار پانچ پانچ میل یا اس سے بھی زیادہ لمبا ہوتا تھا۔ اور سڑک کے دونوں طرف بیسیوں میل تک سکھ جتھے ان قافلوں پر حملہ کرتے چلے جاتے تھے۔ اور ہندو ملٹری جو ان قافلوں کی نگرانی پر مقرر ہوتی تھی۔ وہ خود بھی یا تو عیاشی اور بدکاری میں حصہ لیتی چلی جاتی تھی۔ اِس لئے یہ واقعات اِس حد تک پہنچ گئے تھے۔ کہ اُن کا صحیح اندازہ لگانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ سینکڑوں عورتیں اس جبری فحش کی وجہ سے جو ظلم کا رنگ بھی اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ رستے پر ہی مر گئی ہیں۔ ہمارے پاس ایک عورت کی تحریری گواہی موجود ہے۔ جو بیان کرتی ہے۔ کہ قادیان سے سیالکوٹ آنے والا قافلہ جب بٹالہ پہنچا۔ تو ہندو ملٹری بعض گاؤں کی عورتوں کو اُٹھا کر لے گئی اور ساری رات اُن پر فحش کی قسم کے مظالم توڑنے کے بعد اُن عورتوں کو کیمپ میں چھوڑ گئی۔ اُس عورت کا بیان ہے کہ ایک عورت جسے میں جانتی نہیں۔ اور جو کسی گاؤں کی رہنے والی تھی۔ اُسے میرے پاس لاکر ڈال دیا گیا۔ اور اُسوقت اُس کی حالت اتنی نازک تھی۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ چند منٹ میں یہ مر جائے گی۔ میں نے اُس کا حال پوچھا۔ تو اُس نے بتایا کہ ان ظالم ہندو فوجیوں نے کیمپ سے لے جا کر مجھ سے زبردستی بدکاری کرنی شروع کی۔ میں بہت چیخی چلائی۔ اور منتیں کیں مگر اُنہوں نے میری کچھ نہ سُنی۔ کچھ دیر کے بعد میں چیخنے چلانے اور لڑنے کی وجہ سے چور ہو کر بے ہوش ہوگئی۔ جب مجھے ہوش آتی تھی۔ میں دیکھتی تھی۔ کہ وہ ظالم برابر اپنے فعل میں مشغول ہیں۔ اِسی طرح چیختے چلاتے۔ بے ہوش ہوتے پھر ہوش میں آتے صبح ہوگئی۔ اور میں نہیں جانتی کتنے لوگوں نے آج کی رات مجھ سے بدکاری کی ہے۔ یہ کہتے کہتے اُس کی حالت غیر ہوگئی۔ اور ایک دو منٹ میں اُس کی جان نکل گئی۔ یہ ایک دو واقعات نہیں۔ ایسے سینکڑوں واقعات ہیں۔ کیا کوئی مسلمان مولوی یا غیر مولوی کہہ سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اِس طرح مرنے والوں کو اِس بات کی سزا دے گا۔ کہ انہوں نے کیوں ظالم حابروں سے بدکاری کروائی۔ اگر نہیں۔ تو کوئی مولوی یا مسلمان یہ فتویٰ بھی نہیں دے سکتا۔ کہ جو عورتیں اس قسم کے افعال کے بعد زندہ بچ گئیں وہ گنہگار ہیں۔ اور خاندان کے بائیکاٹ کے قابل ہیں۔ ہمارے نزدیک ماں باپ یا رشتہ دار اس جرم کے مرتکب نہیں ہیں۔ بلکہ اس جرم کی مرتکب وہ بہیمانہ ذہنیت ہے۔ جو ہمارے مُلک میں عام طور پر پائی جاتی ہے اور جس کی وجہ سے اپنے ہمسایہ کے ہر اچھے یا بُرے فعل کو بُرا رنگ دے کر اُسے بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہی کھیل آج بھی کھیلا جا رہا ہے۔ کونسا باپ اور کونسی ماں اپنی اُس بچی کو واپس لینے کے لئے تیار نہ ہوگے جس نے ظالموں کے ظلم نے کچھ عرصہ کے لئے مجبور کر دیا۔ اور جس سے درندوں سے بھی زیادہ وحشیانہ سلوک انہوں نے کیا۔ ہمیشہ تھوڑے ظلم پر تھوڑی ہمدردی اور زیادہ ظلم پر زیادہ ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اتنے بڑے ظلم کے بعد ماں باپ کے دل میں اپنی بچی کے متعلق بے انتہا ہمدردی کا جذبہ پیدا نہ ہو۔ ایک خاوند بھی حتماً اور خلقاً اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے۔ یہ مجبور ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ایک خاوند یا بیوی آپس میں محبت کا رشتہ قائم نہ رکھ سکے ہوں یا نہ رکھ سکتے ہوں۔ لیکن اگر یہ استثنائی صورت پیدا نہیں ہوئی اور ایک خاوند فی الحقیقت اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ ان ظلموں اور تعدیوں کے بعد بجائے اس کے کہ اُس کے دل میں بیوی کی ہمدردی کا جوش پیدا ہو۔ اُس کا دل اُس سے نفرت کرنے لگ جائے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ ایک طبعی جذبہ ہے۔ مسلمانوں میں بیواؤں اور مطلقہ عورتوں کی شادیاں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ کیا ہزاروں ہزار مرد اس قسم کی شادیاں نہیں کرتے ہیں کہ نہیں۔ کیا پھر وہ ان عورتوں سے محبت کرتے ہیں کہ نہیں۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی وجہ تو یہ ہے۔ کہ وہ عورت خدا تعالیٰ کے ایک قانون کے ماتحت دوسرے مرد کے پاس رہی ہے۔ اسلئے اُس پر کوئی اعتراض نہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں چونکہ اس کے فعل پر خدا تعالیٰ نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس لئے اس عورت کے دوسرے خاوند کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ اگر یہ دلیل درست ہے۔ تو پھر ان عورتوں پر اعتراض کرنا بھی جائز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کوئی عقلمند انسان نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان جبری طور پر اغوا شدہ عورتوں پر خدا تعالیٰ کے دربار میں کوئی اعتراض کیا جائے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ صاف طور پر فرماتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر قتل کرے۔ تو اس کو سزا دی جائے گی۔ لیکن بیگناہ شخص سے نادانستہ قتل ہو جائے۔ تو اُس کے لئے شریعت نے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی سزا مقرر نہیں کی۔ نادانستہ قتل کی صورت میں صرف دیت رکھی ہے۔ تاکہ وہ خاندان جس کا کمانے والا فرد مارا گیا ہے۔ بیگناہ مرے مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی سزا نہیں بلکہ اس معاملہ سے بھی استنباط کرنے کی ضرورت نہیں۔ عورتوں کے جبری اغوا کا ایک مسئلہ خود قرآن کریم نے پیش کر کے فیصلہ فرما دیا ہے۔ سورہ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

یعنی اپنی لونڈیوں کو اگر وہ مرد عورت کے تعلق سے بچنا چاہیں۔ اس لئے بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ کہ تم دنیوی زندگی کا سامان حاصل کرو۔ اور جو کوئی اِن عورتوں کو مجبور کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کے مجبور کئے جانے کی صورت میں یقیناً ان کے ساتھ بڑی بخشش اور بڑی رحمت کا معاملہ کرے گا۔ یہ کتنی واضح اور فیصلہ کن آیت ہے۔ یہ عورتیں جنکو ظالم دشمن جبراً پکڑ کر لے گئے۔ اور جن میں سے بعض ہفتوں دشمنوں کے قبضہ میں رہنے کے باوجود کسی نہ کسی حیلے سے اپنی عصمت بچاتی رہیں۔ یا جنکی کوششیں بیکار گئیں۔ اور جنکے حیلے بیسود رہے اور کئی کئی مردوں نے ملکر اُن کو بے دست و پا کر کے اُن کی آبروریزی کی۔ وہ لڑیں بھی اور بھاگنے میں بھی اور انہوں نے گتھیاں بھی کیں۔ مگر بے پناہ قوت کے سامنے اُن کے کمزور جسم ڈھیلے پڑ گئے اور اور اُن کی قوت مدافعت زائل ہوگئی۔ کیا ان عورتوں کی حالت اُس سے بھی زیادہ قابل عفو نہیں ہے جس کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں کیا گیا ہے قرآن کریم ہمارے لئے مکمل ہدایت نامہ ہے۔ ہر مسئلہ نص صریح کے طور پر یا اشارہ واضح کے طور پر یا حالہ تامہ کے ذریعہ سے اُسمیں بیان کر دیا گیا ہے اگر ہم قرآن کریم کو مانتے ہیں تو ہمارا راستہ صاف اور واضح ہے۔ اور اگر ہم قرآنی تعلیم کو خود حضور نے ہیں۔ اور اپنے آپ کو ایک ایسے گورکھ دھندے میں ڈال دیتے ہیں جس کا جواز قرآن کریم سے ثابت نہیں۔ تو اس کے وہاں کے ذمہ دار ہم ہیں خدا اور اُس کا رسول نہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ رشتہ داری اور ہمسائگت کا خیال رکھو۔ مگر ہم نے رشتہ داری اور ہمسائگت کو طعن و تشنیع کا ذریعہ بنایا۔ ہم اپنے رشتہ دار اور ہمسایہ کی خوبی کو عیب ثابت کرنے اور پھر اس عیب کو دنیا میں مشہور کرنے میں بطولی رکھتے ہیں اور یہی نقص قوم کو بہت سے جائز حقوق اور جائز آزادیوں سے محروم رکھ رہا ہے۔ ایک خاوند جانتا ہے۔ کہ اس کی بیوی مظلوم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اسکی بیوی ہمدردی کی مستحق ہے۔ مگر باوجود اسکے اس کے کل کو اسکی بھاوج یا اسکی بہن یا اس کی ماں یا اس کی چچی یا اس کی کوئی اور رشتہ دار اُسے یہ طعنہ نہ دے بیٹھے کہ تیری بیوی کی عزت پر کوئی غیر مرد ڈاکہ ڈال چکا ہے۔ یا باوجود اس کے کہ اس کی بیوی یا بہن عزت بچا کر لے آئی ہے رشتہ داروں کی کسی مجلس میں یہ نہ کہہ دیا جائے کہ ہمیں حقیقت حال معلوم ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت بچالانے کا طریقہ سب پردہ پوشی کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہ اپنی بیوی کو عورت میں گھر میں لاکر بیا نہیں سکتا جہاں ہمیں واضح طور پر اپنی قوم پر یہ بات آشکارا کر دینی چاہیئے۔ کہ ایسی عورتوں کا ہرگز کوئی قصور نہیں۔ وہ مظلوم ہیں۔ اور ہمدردی کی مستحق نہ کہ ظالم اور تعزیر کی سزاوار۔ وہاں ہمیں اپنے تو می کیریکٹر کا یہ نقص بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ رشتہ داریاں۔ قرابتیں اور ہمسائیگتیں خدا اور رسول کے واضح حکم کے مطابق ایک دوسرے کی ہمدردی۔ ایک دوسرے کی عزت کی حفاظت کا موجب ہونی چاہئیں۔ اور رشتہ دار اور ہمسایہ ہونے کے یہ معنی نہیں ہونے چاہئیں کہ ہم اس کے عیب کی تلاش کریں۔ اور دنیا بھر میں اس کی تشہیر کرتے پھریں۔ جب تک ساس بہو۔ نند اور بھاوج کی لڑائی کی روح کو نہ کچلا جائے گا۔ یہ خرابی ہمارے ملک سے کبھی دور نہ ہوگی۔ ایک خاوند باوجود اپنی بیوی سے ہمدردی اور محبت رکھنے کے ایک ماں اور باپ باوجود اپنی بیٹی کی مظلومیت کی داستان سن کر خون کے آنسو بہانے کے اس وجہ سے اپنی بیوی یا بیٹی کو گھر میں لانے سے انکار نہیں کرتے کہ لوگ کیا کہیں گے۔

(مدینہ اور اصحاب۔ آغاز یا الفضل میں کوئی مضمون اُن کے خلاف لکھا جائے گا۔ نہ وہ اس وجہ سے ان عورتوں کو اپنے گھر میں لانے پر دلیری کر سکتے ہیں۔ کہ ان اخباروں میں کوئی مضمون اُن کی تائید میں نکل چکا ہے۔ بلکہ وہ تو تبھی اس کام پر دلیری کریں گے جب قومی اخلاق کی اصلاح ہو جائے۔ جب ساس بہو کے خلاف۔ بہو ساس کے خلاف۔ نند بھاوج کے خلاف بھاوج نند کے خلاف اور دوسرے رشتہ دار اور ہمسایے دوسرے رشتہ داروں اور ہمسایوں کے خلاف طعنے اور طنز میں کرنے میں لذت محسوس کرنا چھوڑ دیں۔ بہت کرنے والے بہت کر لیتے ہیں۔ اور کر سکتے ہیں۔ مگر سب لوگوں میں بہت نہیں ہوتی۔ ہمیں ایک طرف اس امر کی تائید میں پروپیگنڈا جاری رکھنا چاہیئے۔ اور دوسری طرف ہر شہر گاؤں اور قصبہ میں مذکورہ بالا قومی خلق کے نقص کو دور کرنے کی جدوجہد شروع کر دینی چاہیئے۔

مگر ایک اور سوال بھی ہے جس کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہم جانتے ہیں کہ سب عورتیں جن کو جبری اغوا کیا گیا ہے۔ بچ رہتیں۔ مگر ہم یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ ایسی احتیاط کی جا سکتی تھی۔ کہ ان میں سے بہت سی عورتیں اغوا پر مجبور نہ ہوتیں۔ اگر مسلمان اپنی عورتوں کو بہادری کا سبق سکھاتے۔ تو یقیناً ان اغوا کردہ عورتوں میں سے بہت سی لڑتی ہوئی ماری جاتیں۔ ہمیں معلوم ہے۔ اور اس راز کے ظاہر کر دینے میں اب کوئی حرج نہیں۔ کہ قادیان میں کیونل ایوارڈ سے پہلے سینکڑوں عورتوں کو تیراندازی اور بندوق چلانے کا کام سکھایا گیا تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ احمدیہ جماعت کی اس مخلصانہ کی تعلیم کی وجہ سے۔ ایسا کوئی موقع پیش نہیں آیا کہ وہ خود حملہ کرتی وہ دفاع ہی کرتی رہی باوجود اس کے کہ قادیان پر متواتر حملے ہوئے۔ اور باوجود اس کے کہ قادیان کی بعض مستورات اُن قافلوں میں بھی شامل تھیں۔ جن پر سکھ جتھوں نے بے پناہ وحشیانہ حملے کئے پھر بھی ان عورتوں میں سے ایک بھی بیحرمتی نہیں گئی ہاں مادی رنگ میں ضرور گئی ہیں۔ اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ قادیان کے بعض گھروں میں جب سکھ ڈاکو یا سکھ پولیس داخل ہوئی تو اکیلی عورت جو ہتھیار بھی اُسے میسر آیا اسے لیکر کھڑی ہو گئی۔ اور اس کے مقابلہ کی روح اور جوش کو دیکھ کر حملہ آوروں کو بھاگنا ہی پڑا۔ پس اگر مسلمان عورتوں کو ایسے وقت پر دشمن کے مقابلہ کرنے کا سبق سکھایا جائے۔ تو وہ یقیناً اپنے آپ کو بھی بچا سکیں گی۔ اور اپنے عزیزوں کو بھی بچا سکیں گی۔

مشہور فرانسیسی سیاح ڈاکٹر برنیئر اپنے سفرنامہ میں ایک مغل عورت کا عجیب واقعہ لکھتا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ جہانگیر کی کچھ فوج ایک ترکستانی علاقہ کو اس کی بغاوت کی سزا دینے کے لئے بھیجی گئی۔ ایک درجن کے قریب سپاہی ایک چھوٹے سے گاؤں میں گئے۔ اور ایک بڑھیا کا مکان لوٹنا شروع کیا۔ اس بڑھیا نے کہا۔ بچو تم غیر ملک کے آدمی ہو۔ مجھے تم پر رحم آتا ہے۔ جلدی سے بھاگ جاؤ۔ ورنہ میری بیٹی آکر تمہیں سزا دے گی۔ سپاہیوں نے اس کے مذاق اڑانے شروع کئے۔ اور بھی بے دردی سے مال لوٹنا شروع کیا۔ اور آخر چلتے ہوئے مذاق مذاق میں اُس عورت کو بھی گھوڑے کے ساتھ باندھ لیا۔ اور واپس بھاگنے کی طرف چل پڑے۔ ایک دو میل شہر سے نکلے تھے۔ کہ دور سے ایک سوار کے گھوڑے کی گرد اڑتی ہوئی نظر آئی۔ بڑھیا نے ان سپاہیوں سے کہا۔ کہ بیٹو اب بھی مجھے چھوڑ دو مجھے تمہاری بے وقوفی پر رحم آتا ہے۔ یہ میری بیٹی ہے۔ جو مجھے چھڑانے آئی ہے۔ سپاہیوں نے کہا۔ کہ بڑھیا فکر جاہم تیری بیٹی کو بھی قید کر کے تیرے ساتھ لٹکا دیتے ہیں۔ افسر نے دو سپاہیوں کو حکم دیا۔ اور وہ بڑھیا کی لڑکی کو قید کرنے کے لئے پیچھے لوٹے۔ اتنے میں گرد چھٹی اور بیچ میں سے ایک سوار ظاہر ہوا۔ وہ سوار سترہ اٹھارہ سال کی ایک دوشیزہ تھی۔ سر کے بالوں کی لٹیں سینہ پر دائیں اور بائیں پڑی ہوئی تھیں۔ آنکھوں میں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ وہ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ہاتھ میں کمان تھی۔ ایک تیر اس میں پیوست تھا۔ دو تیر اس ہاتھ میں تھے جس سے کمان کی کڑی پکڑی ہوئی تھی۔ اور ایک تیر منہ میں تھا۔ جونہی سپاہی اُس کی طرف بڑھے۔ ایک تیر سپاہی کی چھاتی میں دل کی جگہ پر پیوست ہو گیا۔ اس کے زمین پر گرنے سے پہلے دوسرا سپاہی بھی اس تیر کا نشانہ بن کے جو لڑکی کے منہ میں تھا۔ زمین پر آرہا۔ بھلی کی سی تیزی کے ساتھ ان تینوں میں پکڑے ہوئے دو تیروں میں سے ایک کمان میں رکھ دیا گیا۔ اور ایک منہ میں پکڑ لیا گیا۔ اور بغیر کسی وقفہ کے دو اور سپاہی جو اپنے پہلے ساتھیوں کی مدد کے لئے لپکے تھے۔ گر کر ڈھیر ہو گئے۔ تو کش میں سے مزید تیر بغیر تاخیر کے ہاتھوں میں پہنچ گئے۔ مگر سپاہی سمجھ چکے تھے۔ کہ اس عورت کا مقابلہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ انہوں نے بڑھیا اور مال کو وہیں چھوڑا۔ اور آپ اپنی جان بچا کر بھاگے۔ یہ ایک فرانسیسی سیاح کی شہادت ہے۔ جو کہ مسلمان عورت کی بہادری کے حق میں ہے۔ وہ کام جو سولہویں شروع میں مسلمان عورت کر سکتی ہے۔ وہ آج بھی اس سے لیا جا سکتا ہے۔ گو شاید ہماری یہ آواز صدا بصحرا ثابت ہو کیونکہ جو قوم اپنے مردوں کو ابھی تک مسلح نہیں کروا سکی۔ وہ عورتوں کو کب مسلح کروا سکتی ہے۔ ہماری غلامی کی زنجیریں ابھی نہیں کٹیں۔ ورنہ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ وہ چیز جن پر آئندہ مسلمان عورت کی عزت اور ناموس کو بچانے کا انحصار ہے۔ انہیں بھی اس وقت حاصل نہ کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ــــ یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے۔ کہ وہ در طۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ تا ان پر نیو کے وارث ہوں۔ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں۔ اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن اس لئے نہیں کہ آگ میں جلائے جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ خاصہ اللہ کی قدرتیں ظاہر ہوں۔ اور ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور لعنت کی جاتی ہے۔ اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے ہیں۔ اور دکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بولیاں اُن کی نسبت بولی جاتی ہیں۔ اور بدظنیاں پھیلائی جاتی ہیں یہاں تک کہ بہتوں کے خیال و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ کہ وہ سچے ہیں۔ بلکہ جو شخص ان کو دکھ دیتا اور لعنتی سمجھتا ہے۔ وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہے۔ کہ بہت ہی ثواب کا کام کر دیا ہے پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضا سے کچھ قبض طاری ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس کو ان الفاظ میں تسلی دیتا ہے۔ کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا اور فرماتا ہے۔ کہ میرے تیرے ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ پس وہ صبر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ امر مقدر اپنی مدت مقررہ تک پہنچ جاتا ہے۔ تب غیرت الٰہی اس فریب کے لئے جوش مارتی ہے۔ اور ایک ہی تجلی میں اعدا کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ سو اول نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور اخیر میں اس کی نوبت آتی ہے۔ (راز اخبار الحکم جلد ۱ نمبر ۲ ۳)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت مذمت گذاری کا ہے۔ پھر شاید اس کے وہ وقت آتا ہے۔ کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ (راز اخبار الحکم جلد ۱ نمبر ۲ ۳)

گمشدہ لڑکا۔ یکصد روپیہ انعام

میرا لڑکا اظہر احمد عمر تقریباً پانچ سال۔ رنگ گندمی گلے میں سرخ رنگ کا مخملی کوٹ رنگ پرانا، پاؤں میں باٹا کا براؤن جوتا سفید شلوار۔ بال لمبے (سر پر بیٹے) اور بھورے رنگ نمبر ۱۷۷۸ ہے سے چوک دالگران لاہور سے گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کے متعلق علم ہو یا کسی نے لاوارث سمجھ کر رکھ لیا ہو۔ تو براہ کرم مندرجہ ذیل مقامات میں سے کسی ایک پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ جو دوست بچہ کو لائیں گے اُن کی خدمت میں علاوہ اخراجات کے مبلغ یکصد روپیہ بطور نذرانہ پیش کیا جائے گا۔ بچہ کو لانے یا اطلاع دینے کا پتہ:۔

(۱) برمکان سید عبد الحفیظ وعطاء بدر سٹریٹ (۲) ٹھنڈی کھوئی فلیمنگ روڈ لاہور (۲) تھانہ گوالمنڈی (۳) تھانہ لوئر مال لاہور۔ منتظر: سید عبد الحفیظ وعطاء لائیڈ ونک مال روڈ لاہور

کہاں ہیں۔!

حوری ماسٹر برکت علی صاحب ارجیانہ کہاں ہیں۔ رسید ظہور الحسن گیلانی) ۲ (ناصر احمد ولد ڈاکٹر عبد الحفیظ عمر سات سال رنگ گورا بھورا گول مکان وہ ضلع جالندھر سے جلسہ میں گم ہو چکا ہے۔ مدت ۱½ ماہ کا ہو گیا ہے اس کی والدہ پریشان ہے (۲) مقام خاص بیع مبلغ بیٹا دکیم فضل محمد اعوان جات کنوٹ (۳) ڈاکٹر عبد الغنی صاحب اعوان سول ہسپتال ملتب گرداسپور سکونت سیالکوٹ دوا نہ۔ نوٹ کارخانہ ماسٹر اختر حسین رضوی ملازم الفضل محمد اقبال علی خانصاحب مہاجر کنجروڑ ضلع کرنال (۲) ہمیر الدکا کرم الٰہی عمر میں سال مقدر میانہ رنگ گندمی بھر سے منگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی کامیابی کا راز

پروفیسر سیتا رام صاحب کوہلی ایم۔ اے گورنمنٹ کالج لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ امر صاف طور پر واضح ہے۔ کہ مسلمانوں سے پہلے جتنی فاتح قومیں ہندوستان میں وارد ہوئیں۔ ان سب کو ہندوؤں نے اپنے مذہبی دائرے میں جذب کر لیا۔ اور آخر میں وہ ہندو نیکے سوشل اور گورنمنٹ میں خلط ملط ہو گئے۔ یونانی شک اور ہون وغیرہ جاتیوں کے فاتحوں نے یہیں بسنا شروع کر دیا۔ اور آخر میں ہندو سوسائٹی کے جزو بن گئے اسکی خاص وجہ یہ معلوم دیتی ہے۔ کہ ان لوگوں کے اپنے مذہبی عقائد اتنے مضبوط نہ تھے۔ کہ ہندوؤں کے عقائد کے سامنے کچھ دیر تک ٹھیر سکتے۔ مگر جب اہل اسلام ہندوستان میں بطور فاتح کے وارد ہوئے تو انہوں نے اپنی علیحدہ ہستی برقرار رکھی ان کا قرآن شریف پر۔ اتنا مضبوط اعتقاد تھا۔ اور ساتھ ہی اپنے رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتنا ایمان تھا کہ وہ اپنے ایمان کو ہندوؤں کے دھرم سے کئی درجہ اونچا سمجھتے تھے۔ انہیں خدا کی وحدانیت پر پکا وشواش تھا۔ دوسری طرف ہندو سینکڑوں بلکہ کروڑوں دیوتاؤں کو اپنا پوجیہ دیو مانتے تھے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بجائے ہندو دھرم میں جذب ہو جانے کے مسلمانوں نے ہندوؤں کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کی۔"

(اخبار کرم دیو لاہور ۱۵ دسمبر ۱۹۲۶ء ص ۱ کالم ۱)

مذکورہ بالا حوالہ پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ہندو قوم ہندوستان میں اسلام کی ابتدا سے ہی مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کر کے ان کو ہندو دھرم کا جزو بنانے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ اور ہندو قوم کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کو ہندو دھرم میں جذب نہ کر سکنے کا باعث اسلامی توحید، نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور قرآن شریف کی اتباع ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک مسلمان ان تینوں باتوں پر عمل کرتے رہے اسوقت تک مسلمان دین و دنیا میں معزز رہے۔ افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کی کامیابی کا راز ایک دشمن اسلام پر کھل جاتا ہے۔ مگر مسلمان باوجود دنیا کی ٹھوکریں کھانے کے ابھی تک اس راز کو سمجھنے سے پہلو تہی کر رہے ہیں۔ نہ صرف اس حقیقت کو پانے کی کوشش کرنے سے محروم ہیں۔ بلکہ خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کی کامیابی کی جو راہ بذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بتائی ہے اسکی مخالفت کر کے اپنے ہاتھوں سے اپنی تباہی کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ اسلئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ سوچیں۔ اور غور کریں۔ کہ کیا وجہ ہے کہ وہ دن بدن ذلت اور پستی کے گہرے غار میں موت کی سکتیزی کیساتھ جا رہے ہیں۔ اس کی صاف اور سیدھی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمان خدا اور خدا کے رسولؐ اور قرآن کریم سے منہ موڑ چکے ہیں۔ اسلئے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی کامیابی کے حصول کے لئے کسی ایسے انسان کا دامن پکڑیں۔ جو وجودہ تعلیم اور قرآن حکیم اور حدیث کے باہمی ٹکراؤ کو دور کرنے کی قابلیت اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور ایک ہی وقت میں وہ مذہب کی بھی صحیح ترجمانی کر سکتا ہو۔ اور دنیا کے علوم سے بھی فائدہ اٹھائے اور انہیں مذہب کی روشنی میں سمجھنے کی قلوب میں اہلیت پیدا کر سکتا ہو۔ مسلمانوں کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور سچے دل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ میں شامل ہو کر اسلام کو دنیا میں چمکانے میں مدد دینا چاہیئے اس وقت مسلمانوں کی کامیابی کا واحد راز جماعت احمدیہ میں شمولیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو وہ عظیم الشان خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز عطا فرمایا ہے جو علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہے اور سخت ذہین و فہیم ہے

اے مسلم بھائیو! یہ بات خود یاد رکھو کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ آپ لوگوں کا یہ فرض ہے۔ کہ آپ جماعت احمدیہ کے کام دیکھیں۔ اور اس کو مفید پا کر اب مخالفت سے باز آجائیں۔ تا جلد از جلد اسلام کو نئے سرے سے سرسبز بنانے کے قابل بن سکیں۔ دشمن اسلام بھی یہ ماننے کیلئے مجبور ہو رہا ہے اور وہ اقرار کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی بینظیر خدمت کی ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"رشی دیانند اور بقیہ اندرمن کے زبردست اعتراضات کی تاب نہ لاکر مرزا غلام احمدؑ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے احمدیہ تحریک کو جاری کیا۔۔۔۔ احمدیہ تحریک کا زیادہ تر حلقۂ کار مسلمانوں کے درمیان رہا ہے ان کے خیالات اور مسلمانوں کے خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے مسلمان علماء نے آج تک ان کو مسلمان تسلیم نہیں کیا۔ وہ ان کی نظر میں ویسے ہی کافر ہیں۔ جیسے دیگر غیر مسلم لیکن اس جماعت کے کام نے مسلمانوں کے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی ہے ۔۔۔۔۔ اس تحریک نے مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کر دیا ہے۔ مسلمان قرآن کے گرد جمع ہو گئے۔"

(اخبار آریہ دیوا لاہور ۱۷ اگست ۱۹۳۱ء ص ۶)

اس کی وجہ یہ ہے کہ

"قادیانی جماعت نے علاوہ بیشمار مذہبی کتب کے قرآن شریف کی اردو میں ایک ضخیم تفسیر کئی جلدوں میں شائع کی ہے۔ اسلام کی تعلیم۔ سنت اور تاریخ کو نئے ڈھنگ میں پیش کیا ہے جس سے تعلیمیافتہ مسلم اس طرف کھچے جا رہے ہیں۔ آریہ سماج کیخلاف اگر کسی جماعت نے بہادری کی ہے تو وہ یہی ہے۔"

(از رسالہ آریہ مسافر ماہ اپریل ۱۹۳۱ء ص ۱۵)

بھائیو! سوچو۔ اور سمجھو کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ مسلمان اپنے رویہ پر غور کریں۔ اور مخالفت کو چھوڑ کر اب خدا کی پیدا کردہ جماعت میں شامل ہو کر اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر کامیاب کرنے میں مدد بنیں۔ خدا کا کام یقیناً ہو کر رہے گا۔ کیونکہ خدا کے کاموں کو کون روک سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ باوجود مخالفت کے خدا کے فضل و رحم کے ساتھ اسلام کو دنیا میں چمکا رہی ہے۔ کیا مسلمانوں کیلئے یہ افسوس کا مقام نہیں ہے کہ بجائے جماعت احمدیہ کی مدد کرنے کے ابھی تک مخالف ہیں۔

خاکسار فتح محمد شرما عفی عنہ کراچی

---

۳ کئی ماہ استعمال کرتا رہا۔ تا آنکہ ماہ رمضان کی ایک سحری کو جب کہ میں نماز تراویح کے لئے مسجد مبارک آیا۔ اور سحری وغیرہ سے فارغ ہو کر گیسٹ ہاؤس پہنچا۔ تو دیکھا چارپائی غائب۔

صبح جب آپ تشریف لائے۔ تو میں نے چارپائی کے گم ہو جانے کا ذکر کیا جس پر آپ نے قطعی ملال ظاہر نہیں کیا۔ اور اسی دن دوسری چارپائی کا انتظام کر دیا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کو خاندان نبوت سے والہانہ عشق تھا۔ بارہا میں نے مسجد مبارک کے قیام کے دوران میں دیکھا۔ کہ حضرت مولوی صاحبؓ نماز عشاء کے بعد دیر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسجد کی طرف کے والان کے سامنے کھڑے ہو کر دعا کرتے رہتے۔ اور کسی دن بھی اس میں ناغہ نہیں ہوتا تھا۔ اب جبکہ آپ اس دنیا جاودانی سے رخصت ہو کر خلد آشیاں ہو گئے ہیں۔

ہماری دعا ہے۔ کہ خداوند کریم آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور آپ کی اولاد کا حامی و ناصر و کفیل ہو۔ اور ہماری سب کی یہی دعا ہے۔ کہ خداوند کریم ہم سب کو نیکی اور رشد عطا فرماوے۔ آمین

اے دعا از من و از جہاں آمین باد

شیخ غلام مجتبیٰ احمدی کارکن دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ۔ لاہور

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا ذکر خیر

وہ ہستی جو سراسر مجسمہ حلم و حیا اور سپیکر انکسار تھی۔ جس کا نفس نفس نیکی کا سرچشمہ تھا۔ افسوس موت کے ذریعے سے ہم سے جدا ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی ذات والا صفات تعریف و توصیف سے بالا ہے۔ لیکن اُذکروا موتاکم بالخیر فرمان نبوی کے پیش نظر آپ کی حیات طیبہ کا ذکر خیر کرنا سراسر موجب ثواب ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے یہ سال (۱۹۲۷ء) ابتلاؤں کا سال ہے۔ اس سال کے چند ماہ میں جماعت احمدیہ کے متعدد برگزیدہ اصحاب اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ سب سے پہلے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رحلت فرما گئے ۔۔۔ بعدہٗ حضرت میر سید محمد اسماعیل صاحب نے اپنی جان آفرین کو سونپ دی۔

پھر ہنگامۂ ہجرت بپا ہو گیا۔ تو غریب الوطنی میں حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے نے پیغام اجل کو لبیک کہا۔ ان کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب خلد آشیاں ہو گئے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اور دیگر بزرگان کی وفات اور ہجرت اتنے زبردست ابتلا ہیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب غربا اور حاجت مندوں کی حاجت براری کرتے رہتے تھے اور میرے خیال میں کسی بھی حاجت مند کو خالی ہاتھ واپس نہ لوٹاتے تھے۔ خاکسار راقم کو تین سال متواتر حضرت مولوی شیر علی صاحب کی مصاحبت نصیب ہوئی۔

خاکسار ۱۹۰۷ء میں جب پہلے پہل قادیان آیا۔ تو مسجد مبارک میری فرودگاہ تھی۔ ایک رات جبکہ حضرت مولوی شیر علیؓ صاحب نماز عشاء سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے جانے لگے۔ تو مجھے دفتر ترجمۃ القرآن انگریزی واقعہ گیسٹ ہاؤس کی چارپائی عنایت فرمائی۔ کہ وہاں سویا کرو۔ چنانچہ میں ہمراہ حافظ صاحب خادم مسجد کے ہمراہ گیسٹ ہاؤس آگیا۔ اگلی صبح کو حضرت مولوی شیر علیؓ صاحب تشریف لے آئے۔ اور مجھ سے غیر متعلق امور میں نہایت شفقت و مہربانی سے دریافت فرماتے رہے۔ بیزار راہ نقل طبع فرمایا۔ کہ آپکو چارپائی اپنے قد کے مطابق چاہیئے یا جیسی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ کہ چارپائی اگر قد کے مطابق ہو۔ تا پیر نیچے نہ لٹکیں تو بہتر ہے چنانچہ آپ نے اسی وقت اپنے گھر سے ذاتی چارپائی جو خاصی لمبی اور اونچی تھی۔ منگوا دی۔ میں اس چارپائی کو

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

شیخ اعجاز احمد کو صدمۂ جانکاہ

یہ خبر انتہائی رنج و اندوہ سے پڑھی جائیگی کہ اُنیس دن کی مسلسل علالت کے بعد "جاوید منزل" سیو روڈ لاہور میں ۳ دسمبر کو ایک بجے بعد دوپہر شیخ اعجاز احمد صاحب (برادر زادۂ ڈاکٹر سر محمد اقبال) کے سیزدہ سالہ لختِ جگر خلیل احمد کا انتقال ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

خلیل احمد مرحوم نہایت ذہین۔ طباع اور سعادت مند ہونے کی وجہ سے نہ صرف گھر میں ہر چھوٹے بڑے کی محبت کا مرکز تھا۔ بلکہ شیخ صاحب کے اکثر احباب بھی اس سے خاص اُنس رکھتے تھے۔ ایسے سوہنے ہونہار بیٹے کی جوان مرگی سے شیخ صاحب اور مرحوم کے دیگر متعلقین کے دل پر جو گزری ہوگی۔ اس کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔

ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ کہ شیخ اعجاز احمد کی ایک نہایت پاکیزہ سیرت نوجوان بیٹی نازلی بیگم فنا کے اسی راستہ سے گزری تھیں۔ اور ابھی اس دائمی مفارقت کا داغ تازہ تھا۔ کہ شیخ صاحب کو یہ دوسرا کچوکہ لگا۔ بااین ہمہ شیخ صاحب نے اس موقعہ پر مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ کے مطابق خدا کی مشیت کے تمامتر انتہائی صبر شعاری اور استقلال سے سرِ خم کر کے ثابت کر دیا۔ کہ مومن ایک ایسی چٹان ہے۔ کہ حادثات کا طوفان جس سے اپنا سر ٹکرا کر خود ہی پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ بالخصوص بیگم اعجاز احمد نے جس ضبط۔ صبر تحمل اور خاموشی سے خدا کی یہ امانت خدا کے سپرد کی۔ یقیناً وہ ہر دل گرُو دے کا کام نہیں۔ ان کی اس بے مثل عملی مثال نے حاضرین و حاضرات کے دل و دماغ پر جو خوشگوار اثر کیا۔ جو شاید درجن بھر کتابوں کا علم بھی نہ کر سکتا ہو۔ خدا تعالیٰ ان سب کے مجروح دلوں کا اندمال فرمائے۔ اور انہیں بے شمار خاص رحمتوں کا مورد بنائے آمین

شریک غم عبدالرشید تبسم بی اے۔ ۲۱ ماڈل ٹاؤن لاہور

ضروری اطلاع

اخبار الفضل میں یہ اعلان ہوا تھا۔ کہ حفاظت مرکز کیلئے تا اطلاع ثانی کوئی دوست نہ آئے۔ احباب اس اعلان کو منسوخ سمجھیں کیونکہ یہ اعلان چونا خطا۔ جو غلطی سے شائع ہو گیا۔ جو نئی ہدایات اسرار اور پریذیڈنٹ صاحبان کو دوستوں کو [illegible]

عدم تشدد کا ڈھونگ

مانچسٹر گارڈین انگلستان کی حقیقت بیانی

از جناب مسعود احمد صاحب بی۔ اے آکسن بی۔ ٹی

مانچسٹر گارڈین نے حکومت ہند کی جو نا گڈھ کے متعلق پالیسی کو ظلم و تشدد کی ایک بین مثال بتاتے ہوئے فلسفۂ عدم تشدد پر ایک طنز آمیز نوٹ سپرد قلم کیا ہے۔ یہاں اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے تا ناظرین کرام اندازہ کر سکیں۔ کہ اغیار ہندوستان یونین کی جابرانہ پالیسی کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مانچسٹر گارڈین نے شروع میں مندرجہ ذیل کہانی تحریر کی ہے

"ہندوستان میں ایک کہانی مشہور ہے۔ کہ ایک جہاں پرست سنیاسی عدم تشدد کو زندگی کا مقصد سمجھتا تھا۔ اور عوام کو اسی کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ وہ اس فضائش کا تھا۔ کہ انسان اور حیوان تو ایک طرف رہے نباتات کو بھی کسی قسم کی گزند پہنچنا اس کی طبیعت پر گراں گزرتا تھا۔ اتفاقاً ایک خود رو جنگلی جھاڑی اس قدر پھیل گئی۔ کہ اس کے لئے اپنے حجرے کے دروازہ سے نکلنا دشوار ہو گیا۔ مجبوراً اُس نے کسی ہتھیار سے اس جھاڑی کو صاف کرنا شروع کر دیا اور دسرے دن عجب واقعہ پیش آیا۔ کہ اس جھاڑی کو صاف کرتے ہوئے ایک زہریلا سانپ اسکے سامنے آن موجود ہوا۔ ناچار سنیاسی نے اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے اس سانپ کا خاتمہ کر ڈالا۔ یہ اس عدم تشدد کے دعظ کا پہلا کارنامہ تشدد تھا۔ جو نباتات کو گزند پہنچانے کے بعد ایک جانور کی موت کا باعث بنا۔ سوئے اتفاق سے وہ اگلے سال اپنے علاقے کا رئیس بنا دیا گیا پانچ سال کے عرصے میں لاکھوں بیگناہ انسانوں کا خون اس کی توجہ سے ہوا"

اس کہانی کو بیان کرنے کے بعد مانچسٹر گارڈین رقمطراز ہے۔ کہ:-

"ہندوستان یونین کا سلوک جونا گڈھ کے ساتھ بعینہٖ اسی طرح کا ہے۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس نے اپنی دو بٹالینیں جونا گڈھ کی سرحد پر بھیج دی ہیں۔ تاکہ نواب جونا گڈھ کی ہندو رعایا حکومت ہندوستان پر اعتماد کرے جبکہ ریاست جونا گڈھ کتنی ہی معمولی ریاست کیوں نہ ہو۔ لیکن پھر بھی بلا وجہ بربریت خواہ وہ بزعم خود کسی خاص مصلحت کے ماتحت کی جائے۔ ایک ناواجب حرکت ہے۔ اور یہ ان دعاوی کے برعکس ہے جو مسٹر گاندھی اور پنڈت نہرو کی تعلیمات کا ماحصل سمجھے جاتے ہیں۔ ہندوستان کی جدید حکومت کے اس اقدام نے موجودہ حکومت کو اس قسم کی حکومت میں تبدیل کر دیا ہے۔ جو کسی زمانے میں کانگریس کے نزدیک مطعون تصور کیجاتی تھی"

(مانچسٹر گارڈین ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء صفحہ اداریہ)

یہ ہے گاندھی جی اور کانگریس کے عدم تشدد کا عروج کمال جس نے آج ترقی معکوس کی صورت اختیار کر کے کانگریس لیڈروں اور ناخدایان حکومت ہند کی باطنی ذہنیت کو فاش کر دیا ہے۔ یا پھر گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ سردار پٹیل نے گاندھی جی کی عمارت اہنسا کو پاش پاش کر دیا ہے۔

اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

نزاکتِ وقت

ہماری ذمہ واریاں

ہندوستان اور پاکستان کے حالات آجکل خباثت کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ ایسا بھیانک نظارہ آج ہمارے سامنے ہے جسے ہم تصور میں بھی نہ لا سکتے تھے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جو غیر کے لئے عذاب بن رہا ہے۔ وہ ہمارے لئے ایک ابتلاء سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر ہم اپنے ایمان پر ثابت قدم ہوں۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہم سے ہے۔ کہ

"اَیَّامُ الاِبتلاء وَاَیَّامُ الاصطفاء"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اور یہی مقام مقام خوف ہے۔ ایک ہی واقعہ ایک قوم کے لئے عذاب بن جاتا ہے۔ اور دوسری کیلئے رحمت۔ ایک ہی حادثہ ایک قوم کو قعرِ جہنم میں دھکیل دیتا ہے۔ اور دوسری کو ساتویں آسمان کی بلندیوں تک بلند کر دیتا ہے۔ فرق صرف "ایمان" کا ہے۔ ایمان کی آنکھ "تباہ کن انقلاب" میں اپنے لئے ترقیات کے دروازے کھلے دیکھتی ہے۔ اور ایمان کا دل خوشی خوشی ان دروازوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ مصائب اور تکلیفوں کا زمانہ صبر شکنی۔ اور قربانی کے جذبات کو اجاگر کرتا ہے۔ سونا آگ میں پڑ کر کندن بنتا ہے۔ ابتلاء کا زمانہ مومن کے لئے اصطفاء کا زمانہ بن جاتا ہے۔ قربِ الٰہی کی راہیں اس پر کھولی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رحمتیں اس پر بارش کی طرح نازل ہوتی ہیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ کا اور بھی محبوب بن جاتا ہے۔

پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم وقت کی نزاکت کو سمجھیں۔ اور دین کی راہ میں خندہ پیشانی کے ساتھ ہر قسم کی قربانی کرنیکو تیار ہو جائیں اور ہمارا خدا ہمیں بخیل، بزدل یا غدار نہ پائے۔ اور ابتلاء کی یہ آگ ہماری خوبیوں کو ظاہر کرنے والی ہو۔ نہ کہ ہمارے عیوب کو۔ اور ہمارا رب ہم سے پہلے سے بھی زیادہ محبت کرنے لگے۔ اور اس کا کلمہ پہلے سے بھی زیادہ بلند ہو۔

ہم خدا تعالیٰ کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی تنظیم کو مکمل کریں۔ اپنی ہمتوں کو بلند کریں۔ اپنی کمروں کو کس لیں۔ اور اس نازک وقت میں جماعت کے بوجھ کو زیادہ سے زیادہ اپنے کندھوں پر لیں۔ اگر ہم اس وقت جھجکے یا پیچھے ہٹے۔ تو ہم سے زیادہ بدبخت دنیا میں کوئی نہ ہوگا۔ اگر اس وقت خندہ پیشانی سے ہم نے مصائب کو جھیلا۔ جماعت کے بوجھ کو اُٹھایا۔ اور اعداء کے مقابلہ کے لئے (خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے) ہمت اور استقلال اور بشاشت سے دعوت آراء ہوئے۔ تو ہم سے زیادہ خوش قسمت بھی اور کوئی نہ ہوگا۔ اور یہ ایام ابتلاء حقیقی طور پر ہمارے لئے ایام اصطفاء بن جائینگے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ وباللہ التوفیق

خاکسار مرزا ناصر احمد عبدہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

اخبار "وفادار" سکندر آباد

احباب یہ سُن کر خوش ہوں گے۔ کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندر آباد (دکن) سے ایک اخبار "وفادار" کے نام سے جاری کر رہے ہیں۔ جو گویا "الحکم" کا ایک نیا ایڈیشن ہوگا۔

احباب کو بالخصوص "الحکم" کے پرانے خریداروں کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اخبار کے خریدار بنکر حضرت شیخ صاحب کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ ملتوی

بعض وجوہات کی بناء پر جلسہ مستورات جو کہ ۷ دسمبر بروز اتوار رتن باغ میں ہونا تھا ملتوی کیا جاتا ہے۔ اگلے جلسہ کا اعلان بھو کیا جائے گا۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

دُعائے مغفرت

جہلم سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میرے خسر حضرت مرزا محمد اشرف صاحب کی وفات سے ایک ہفتہ بعد میری خوشدامن صاحبہ کا بھی انتقال ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحومہ رات کے وقت مکان کی دوسری منزل کی سیڑھیوں سے اچانک گر پڑیں۔ جس سے سر میں شدید چوٹیں آئیں اور ۱۲ گھنٹے بیہوش رہنے کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں احباب اُنکی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار محمد [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر ہم نے غفلت سے کام لیا تو دیگر مسلمان ریاستوں میں بھی کشمیر کے سے حالات پیدا ہو جائیں گے۔

حضور نظام حیدرآباد پر قاتلانہ حملہ

آپ بال بال بچ گئے

حیدرآباد دکن ۵ دسمبر۔ حیدرآباد کے فرمانروا حضور نظام پر ایک دیسی بم پھینکا گیا جبکہ آپ موٹر میں اپنے محل سے جا رہے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۵ بجے شام کے قریب ان کی موٹر محل سے نکل کر تھوڑی دور گئی تھی کہ ایک آدمی نے جو سڑک پر کھڑا تھا۔ ایک بم موٹر پر پھینکا۔ مگر موٹر آگے نکل گئی۔ اور بم سڑک پر گر پڑا۔ اس کے پھٹنے سے ایک بڑا دھماکا ہوا۔ گو حضور نظام بال بال بچ گئے مگر پانچ آدمی جو سڑک پر کھڑے تھے زخمی ہو گئے۔ پولیس نے مجرم کے پاس سے دو اور بم پکڑے۔ ملزم کو چند عربوں نے پکڑ لیا۔ جو اس کو اپنی تلواروں سے ٹھیک کرنا چاہتے تھے۔ حضور نظام نے اپنی موٹر رکوائی۔ اور عربوں سے لیکر ملزم کو پولیس کے حوالہ کر دیا۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ مجرم کا نام نرائن ہے اور وہ حیدرآباد کا باشندہ نہیں ہے۔ بلکہ کسی کام کے لئے ریاست میں آیا تھا (ا۔پ)

برما کا آزادی بل آخری مراحل میں

لندن ۵ دسمبر۔ آج دارالامراء میں برما بل کی تیسری قرأت ہوئی۔ اس بل کی رو سے برما کلی طور پر آزاد ہو جائیگا۔ بل پر تخت ملک معظم کے دستخط ہونے والے ہیں۔ پھر یہ قانونی حیثیت اختیار کر لیگا۔

دارالامراء میں یہ بل پہلے ہی پاس ہو چکا ہے سیلون کے بل کی دوسری قرأت دارالعوام میں ہو چکی ہے۔ تیسری قرأت اور ملک معظم کی منظوری کے بعد سیلون بھی آزاد ہو جائیگا۔ آج دارالعوام میں وزیراعظم سیلون کو مبارک باد کے پیغامات دیئے گئے۔ (رائٹر)

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ مسز وجے لکشمی پنڈت جو جمعیت اقوام میں ہندوستانی وفد کی لیڈر تھیں آج شام بمبئی سے دہلی پہنچ گئیں۔ (ا۔پ)

پٹھانوں کو کشمیر کی جنگ آزادی کو اپنی جنگ تصور کرنا چاہیئے

محاذ کشمیر سے محسودی سردار بادشاہ گل کا پیغام

پشاور ۵ دسمبر۔ محسودی قبیلہ کے مشہور لیڈر خان بادشاہ گل نے کشمیر کے محاذ جنگ سے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا۔ اسلام کا یہ حکم ہے کہ یہاں تمہارے کسی مسلمان بھائی پر ظالمانہ طور پر حملہ ہو تو تمہارا فرض ہے کہ فوراً وہاں پہنچ کر ظالم کا مقابلہ کرو۔ اس لئے میں آج تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ کشمیر کے بدقسمت مسلمانوں کو ظالم سکھ اور ڈوگروں کے پنجۂ ظلم و تشدد سے بچانے کے لئے فوراً کمر ہمت باندھ لیں اور محاذ کشمیر پر آکر دادِ شجاعت دیں۔ میں خاص طور پر پٹھانوں اور قبائلی جرگوں کے سرداروں کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر انہوں نے بروقت ان ظالمانہ کارروائیوں کے انسداد میں حصہ نہ لیا جو ہندو اور سکھ کشمیر کے مسلمانوں کے خلاف کر رہے ہیں۔ تو کشمیر کے واقعات کا چترال۔ ڈمر۔ سوات اور دیگر آزاد سرحدی ریاستوں میں بھی اعادہ ہوگا۔ اور ہمارے بچے اور عورتوں کو بھی انہی حالات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ جو کشمیر کے مسلمانوں کو ان دنوں پیش آ رہے ہیں۔ لہٰذا پٹھانوں کو کشمیر کی جنگ آزادی کو خود اپنی جنگ تصور کرنا چاہیئے۔ آخر میں بادشاہ گل نے سرحد کے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ان سے خاص طور پر اپیل کی کہ وہ جنگ کشمیر کی اہمیت اور نزاکت کو اچھی طرح محسوس کریں۔ اپنے تمام اختلافات ختم کر دیں اور اپنے کشمیری بھائیوں کی مدد کرنے کے لئے ہر (ا۔پ) پانی پیش کریں۔

انگریز فلسطین کو کب خالی کر رہے ہیں؟

واشنگٹن ۵ دسمبر۔ یہاں کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ حکومت برطانیہ اگلے ماہ مئی میں فلسطین کا انتظام حکومت مجلس اقوام کی کمیٹی کے سپرد کر دیگی اور اس وقت سے انگریزی فوجیں فلسطین کو خالی کرنا شروع کر دیں گی اگست تک یہ کام ختم ہو جائیگا (رائٹر)

ریاستوں کی سیاسی حالت پر غور و خوض

کلکتہ ۴ دسمبر۔ ایسٹرن سٹیٹس ایجنسی کانگریس کا جلسہ یہاں پر شروع ہے۔ اگرچہ میٹنگ کا سرکاری طور پر ایجنڈا معلوم نہیں ہو سکا مگر خیال ہے کہ تمام ریاستوں کی سیاسی حالت پر غور کیا جائیگا۔ اور امید ہے کہ آئینی گفتگو پر بھی غور و خوض ہوگا۔ انہوں نے منڈین ڈومین کی سٹیٹ کمیٹی سونپی ہیں (ا۔پ)

ہندوستان ہر سال بیس ہزار موٹریں تیار کریگا

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے آج انڈیا پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ موٹر سازی کے تین کارخانے کھولے جا رہے ہیں۔ دو بمبئی میں اور ایک کلکتے میں۔ حکومت ان کارخانوں کو جگہ اور سہولتیں بہم کرنے میں مدد دیگی۔ خیال ہے کہ ان کارخانوں میں سالانہ قریباً بیس ہزار موٹریں تیار ہونگی (ا۔پ)

وزیراعظم برما کی گاندھی جی سے ملاقات

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ برما کے وزیراعظم وزیرخارجہ اور پاکستانی ہائی کمشنر نے مسٹر گاندھی سے آج ملاقات کی۔ گاندھی جی نے امید ظاہر کی کہ برما آزادی ملنے کے بعد حالات کو اچھی طرح سلجھا لیگا۔ وزیراعظم نے گاندھی جی کو برما آنے کی دعوت دی۔ گاندھی جی نے کہا کہ برما جانے سے خوش ہونگا مگر پہلے ہندوستان کے حالات درست ہونے ضروری ہیں (ا۔پ)

میڈیکل اسسٹنٹ کا انتخاب

لاہور ۴ دسمبر۔ آج مجلس انتخاب نے جس میں بیگم لیاقت علی خان۔ بیگم شاہ نواز۔ مس ماکونن بیگم مظفر۔ بیگم حامد۔ بیگم سید حبیب اللہ۔ اے۔ ایم۔ کے ملغاری اور لیفٹیننٹ کرنل ایس۔ ایم۔ کے ملک شامل تھے۔ انسپکٹر جنرل آف مسول ہسپتال کے دفتر میں میڈیکل اسسٹنٹ برائے ریفیدومی ہاسپٹل ۱۷ لڑکیوں کا انتخاب کیا۔ (ا۔پ)

ترقی پسند مصنفین کا جلسہ

لاہور ۵ دسمبر۔ آج شام ترقی پسند مصنفین کا جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالمجید سالک منعقد ہوا۔ جس میں اہم قراردادیں پاس ہوئیں۔ ایک قرارداد میں ہندوستان اور پاکستان کی باہمی کشمکش پر اظہار افسوس کرتے ہوئے دونوں ملکوں سے درخواست کی گئی کہ وہ باہمی اختلافات کو جلد رفع کرنے کی کوشش کریں۔ اور ایک قرارداد میں پاکستان کے عوام میں تعلیم عام کرنے کا حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ (او۔پی۔آئی)

لاہور ۵ دسمبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے پناہ گزین کیمپوں کے ہسپتال میں کام کرنے کیلئے رضاکار عورتوں کی بھرتی کے واسطے ایک بورڈ مقرر کیا ہے۔ کل بورڈ کی پہلی میٹنگ ہوئی جس میں متعدد عورتیں منتخب کی گئیں۔ بورڈ کی صدر بیگم لیاقت علی خان ہیں اور بیگم شاہ نواز اور لیفٹیننٹ کرنل ملک انسپکٹر جنرل آف مسول ہاسپٹل اس کے ممبر ہیں۔ دوسری میٹنگ ۹ دسمبر کے روز انسپکٹر جنرل آف مسول ہاسپٹلز کے دفتر میں ہوگی۔ (او۔پی۔آئی)

کراچی ۵ دسمبر۔ گندم کی پیداوار کے پیش نظر حکومت سندھ نے راشن والے علاقہ میں گندم کے راشن میں کمی کر دی ہے۔ یعنی فی ہفتہ دو سیر دس چھٹانک کی بجائے ایک سیر بارہ چھٹانک کر دی ہے۔ (ا۔پ)

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

تقسیم فلسطین کے فیصلہ کا ردعمل جو جوش و خروش ہے جو مراکو سے لیکر ترکستان اور مشرق بعید میں انڈونیشیا تک اُمنڈا ہوا دکھائی دیتا ہے

مسلمان طاقت سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں!

سکرٹری عرب لیگ کا بیان

فلسطین ۵ دسمبر۔ عبدالرحمٰن عظام پاشا سکرٹری عرب لیگ نے ۷۰۰ طلباء کے مجمع کو بتایا کہ اب ہر جگہ مسلمان طاقت کا طاقت سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں ہم لوگ یہودیوں کی غلامی سے موت کو ترجیح دیں گے۔ رائٹر کا نامہ نگار مقیم فلسطین متطرار ہے کہ فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کی لڑائی میں اسوقت تک ۲۰ یہودی اور ۵ عرب مر چکے ہیں

تقسیم فلسطین کے خلاف عربوں کے مظاہرے

فلسطین ۵ دسمبر۔ آج مشتعل عربوں نے سکندریہ۔ قاہرہ اور بغداد میں کئی یورپین عمارات پر پولیس کی شدید مزاحمت کے باوجود حملہ کر دیا۔ اسی اثنا میں مصر کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ تقسیم فلسطین کے خلاف کوئی اجتماعی کارروائی برداشت نہ کی جائیگی اور آئندہ حکومت اسے سختی سے دبا دیگی۔ اس اعلان کے بعد عرب لیگ نے اپنے وسیع تخریبی پروگرام کو کسی اگلے روز پر ملتوی کر دیا۔ (رائٹر)

اغواشدہ عورتوں کی تلاش

لاہور ۵ دسمبر۔ دونوں حکومتوں کی پولیس اغواشدہ عورتوں کو واپس لانے کی کوشش میں سرگرم ہے۔ چنانچہ کل مشرقی پنجاب کی پولیس نے ایک مسلمان عورت مع تین بچوں کے پاکستان پولیس کے حوالہ کی۔ اس کے مقابلہ میں پاکستان کی پولیس نے ایک عورت اور تین بچے مشرقی پنجاب بھیجے۔ (ا۔پ)

مسلم لیگ کا مستقبل

کلکتہ ۱۹ دسمبر۔ مسلم لیگ صوبہ بنگال کی مجلس عاملہ کے ایک غیر معمولی جلسہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے مستقبل کے متعلق غور کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مولانا اکرم خان نے بنگال مسلم لیگ نے کی۔ جلسہ میں اس خیال کو اہمیت دی گئی کہ اس نازک موقعہ پر ایسی جماعت کا ختم کر دینا مسلمانان ہندوستان کے لئے خودکشی ہے۔ اس قسم کا ایک ورکنگ کنونشن بھی آئندہ میٹنگ میں مرتب کیا جائیگا۔ جلسہ مشرقی بنگال کے وزراء مسٹر نورالامین۔ چوہدری حمیدالحق اور مسٹر حمیداللہ بہار نے بھی شرکت فرمائی۔ (ا۔پ)

حیدرآباد دکن کی عبوری حکومت

حیدرآباد دکن ۵ دسمبر۔ مسٹر لئیق علی وزیراعظم حیدرآباد نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ وہ عبوری حکومت جس کی تشکیل کا حضور نظام نے حکم صادر فرمایا ہے اگلے چند روز میں منصۂ شہود پر آجائے گی آپ نے فرمایا۔ میری یہ زبردست کوشش ہے کہ صرف ان لوگوں کو حکومت میں لیا جائے۔ جو صحیح معنوں میں عوام کے نمائندے اور ملک کے بہی خواہ ہوں۔ (ا۔و۔ا۔ٹی)

کشمیر میں ہندوستانی فوج کی سرگرمی

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ ہندوستان کے محکمہ دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے کہ پچھلے چوبیس گھنٹوں میں ہندوستانی فوج کے دستے میرپور اور کوٹلی کے علاقہ میں سرگرم رہے اور انہوں نے کئی مقامات پر حملہ آوروں کی مزاحمت کو روکا۔ اسی اثنا میں رائل انڈین ایئر فورس کے جہاز بھی بمباری کرتے رہے (ا۔پ)

مصر کا تجارتی وفد

کراچی ۵ دسمبر۔ پاکستان اور مصر کے درمیان تجارتی اور صنعتی تعلقات بڑھانے کے لئے حکومت مصر کا ایک وفد آج یہاں پہنچا۔ وفد کے قائد مسٹر محمد محبوب شہیدی ہیں۔ وفد نے وزیر تجارت پاکستان سے ملاقات کی۔ (ا۔پ)

مشہور کانگرسی لیڈر کی گرفتاری

کراچی ۵ دسمبر۔ حکومت سندھ نے ڈاکٹر ونن ل گور دخت مشہور کانگرسی لیڈر کو پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کر لیا ہے معلوم ہوا ہے کہ ملزم نے اے۔کلاس کا مطالبہ کیا ہے اور اس اثنا میں بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ (ا۔پ)

اغواشدہ عورتوں کی واپسی کیلئے اہم تجاویز

لاہور ۵ دسمبر۔ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندگان کی ایک میٹنگ ۶ دسمبر کو لاہور میں زیر صدارت راجہ غضنفر علی خان منعقد ہوگی جس میں دونوں ملکوں کی اغواشدہ عورتوں کو واپس بلانے کی تجاویز پر غور کیا جائیگا (ا۔پ)

ایک غلط خبر کی تردید!

دہلی ۵ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے نمائندے کا بیان ہے کہ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ آف انڈیا کی اطلاعات کے مطابق پریس کی شائع شدہ خبر کہ ہندوستانی فوج کو ٹریننگ کے لئے جرمن آفیسرز لیے جائیں گے بالکل بے بنیاد ہے۔ اے۔پی۔آئی کے نمائندے نے مزید کہا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ جنرل کری آپا حال ہی میں جرمنی گئے تھے لیکن آپ کا مقصد انڈین ملٹری مشن سے ملاقات کرنا تھا۔ تاہم یہ خیال ضرور کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستانی حکومت جرمن سائنسدانوں اور ماہرین صنعت و حرفت کو دعوت دے کر ان کی خدمت حاصل کرنا چاہتی ہے خصوصاً اسلحہ بنانے میں ان کی ضرورت کو محسوس کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ لوگ ڈیفنس سروس کے ممبر نہیں بنائے جائیں گے۔ (ا۔پ)

مظلوم فلسطین سے بے رُخی

انڈین اسمبلی میں ایک مطالبہ

دہلی ۵ دسمبر۔ ہندوستان اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایچ۔ دی کماتھ نے کہا کہ ہندوستان کو قیام امن کی جدوجہد میں ضرور حصہ لینا چاہیئے۔ لیکن تجویز امن انتقامی بنیاد پر نہ ہوں۔ بلکہ دائمی امن ان کا مقصد ہونا چاہیئے آپ نہیں چاہتے کہ ہندوستان فلسطین کے مسئلہ میں دخل دے اور اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کرے جو تقسیم فلسطین کے فیصلہ کے روپ میں پیش ہے۔ (ا۔پ)

تقسیم فلسطین کے فیصلہ نے مجلس اقوام متحدہ کے وقار کو گرا دیا ہے

جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کا بیان۔

کراچی ۵ دسمبر۔ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں جو مجلس اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے قائد تھے بذریعہ ہوائی جہاز آج کراچی گئے۔ آپ نے اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ تقسیم فلسطین کے فیصلہ کا ردعمل وہ جوش و خروش ہے جو مراکو سے لے کر ترکستان اور مشرق بعید میں انڈونیشیا تک امڈا ہوا دکھائی دیتا ہے خصوصاً ممالک عرب نہایت درجہ پُر از غیظ و غضب ہیں اور ان کو غضبناک تحریکات سے باز رکھنا حکومت کے لئے کار دارد ہے آپ نے مزید فرمایا کہ درحقیقت تقسیم فلسطین کا فیصلہ کر کے مجلس اقوام متحدہ نے اخلاقی حیثیت سے اپنے وقار کو گرا دیا ہے۔ نئے انداز اور نرالے ڈھنگ اختیار کئے جانے کے باوجود مجلس اقوام نے واضح کر دیا ہے کہ آج بھی سیاست کے میدان میں طاقت کا ہی دور دورہ ہے (ا۔پ)

ہندوستان آئندہ جنگ میں غیر جانبدار نہیں رہ سکتا

مولانا حسرت موہانی کا بیان

دہلی ۵ دسمبر۔ مولانا حسرت موہانی نے ہندوستان اسمبلی میں آئندہ ہونے کی جنگ اور ہندوستان کی پالیسی پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں کسی صورت میں نہیں مان سکتا کہ آئندہ جنگ میں ہندوستان غیر جانبدار رہیگا۔ زمانہ اس عجیب انداز سے کروٹ بدل رہا ہے کہ کوئی ملک آئندہ جنگ سے باہر نہیں رہ سکیگا۔ ایک غیر جانبدار ہندوستان گذشتہ جنگ کے ایران کی مانند ہوگا۔ اس وقت دنیا میں دو مختلف نظریے برسرکار ہیں۔ ایک فوضویت کا اور دوسرا اشتراکیت کا۔ ہندوستان کے لئے لازمی ہے کہ وہ دونوں میں سے کسی ایک کو اپنائے۔ ہندوستان کے رجحانات امریکہ اور انگلستان کی سرمایہ داری کی نسبت سوویٹ روس کی اشتراکیت کی زیادہ قریب ہیں۔ ہندوستان کے خارجی تعلقات کو قائم کرتے ہوئے ان حقائق کا پیش نظر رہنا نہایت ضروری ہے۔ (ا۔پ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah